60252- بیٹا ہونے کی صورت میں عقیقہ کے احکام

سوال

بیٹا پیدا ہونے کی صورت میں عقیقہ کے احکام کیا ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

عقیقہ : بچہ پیدا ہونے کے ساتویں روز جو جانور ذبح کیا جائے اسے عقیقہ کہا جاتا ہے ، دور جاہلیت میں عرب کے ہاں یہ معروف چیز تھی.

الماوردی کہتے ہیں :

رہا عقیقہ تو ولادت کے وقت جانور ذبح کرنے کو عقیقہ کہتے ہیں ، اور یہ چیز اسلام سے قبل عرب کے ہاں پائی جاتی تھی "

دیکھیں : الحاوی الکبیر (126/15).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ صحیح احادیث میں عقیقہ کی مشروعیت ثابت ہے ، جن میں سے چند ایک احادیث ذیل میں بیان کی جاتی ہیں :

1– بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" دور جاہلیت میں جب ہمارے ہاں کسی ایک کا بچہ پیدا ہوتا تو وہ ایک بکرا ذبح کر کے اس کا خون بچے کے سر کو ملتا ، اور جب اللہ تعالی اسلام لے آیا تو ہم بکرا ذبح کرتے اور بچے کا سر مونڈتے اور بچے کے سر کو زعفران ملتے تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2843) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور زعفران خوشبو کی ایک قسم ہے .

2– سلمان بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بچہ پیدا ہونے کے ساتھ عقیقہ ہے ، تو تم اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس کی گندگی دور کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5154).

بچہ پیدا ہو تو اس کی جانب سے دو اور بچی کی جانب سے ایک بکرا ذبح کرنا مشروع ہے ، جیسا کہ صحیح اور صریح دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں ، ان دلائل میں چند ایک یہ ہیں :

2– عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچے کی جانب سے پوری دو اور بچی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1513) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3163) صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (1221).

3–ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بچے کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے ، اس میں کوئی نقصان نہیں کہ وہ بکرا ہو یا بکری "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1516) ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے ، سنن نسائی حدیث نمبر (4217) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (391/4) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

یہ احادیث عقیقہ میں بچہ اور بچی کے درمیان فرق میں تفصیل واضح کرتی ہیں .

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بچہ اور بچی کی اس تفصیل کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

" اور یہ شرعی قاعدہ ہے کہ : اللہ سبحانہ وتعالی نے بچے اور بچی کے درمیان فرق رکھا ہے ، اور بچی کو بچے کو وراثت اور دیت اور گواہی اور آزادی اور عقیقہ میں نصف رکھا ہے ، جیسا کہ ترمذی رحمہ اللہ نے امامہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جو مسلمان شخص بھی کسی مسلمان غلام کو آزاد کریگا تو وہ اس کے لیے آگ سے آزادی کا باعث ہے ، اس کا ہر عضو اس کے عضو سے کفائت کریگا ، اور جو مسلمان شخص بھی دو غلام مسلمان عورتوں کو آزاد کریگا تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم کی آگ سے آزادی کا باعث ہونگی ، ان دونوں کا ہر عضو اس کے عضو سے کفائت کریگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1547) تو اسی طرح یہ فضیلت اور فرق صریح سنت کے مطابق عقیقہ میں بھی جاری ہے ، اور یہ کیوں نہ ہو حالانکہ صحیح سنت سے بچی اور بچے میں فرق صریح اور واضح موجود ہے " انتہی .

دیکھیں : تحفۃ المودود صفحہ (53–54).

اور ایک دوسری جگہ پر ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اللہ سبحانہ وتعالی نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

.{اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں }. آل عمران (36).

اس فرق کا تقاضا ہے کہ احکام میں بھی اس کی توجیہ کی جائے ، شریعت مطہرہ نے یہ فرق کرتے ہوئے مرد کو گواہی اور میراث اور دیت میں دو عورتوں کے برابر کیا ہے ، تو اس احکام میں عقیقہ کو بھی ملایا جائے جائیگا " انتہی .

دیکھیں : زاد المعاد (331/2).

فائدہ :

ابن قیم رحمہ اللہ کے قول کا خلاصہ :

عقیقہ کے فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ : یہ قربانی ہے جس کے ذریعہ بچہ کی دنیا میں آمد کے بعد سب سے پہلے اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے . . . .

اوراس کے فوائد میں یہ بھی شامل ہے :

یہ بچے کو گروی اور رہن سے چھٹکارا اور آزادی دلاتا ہے، کیونکہ بچہ عقیقہ کے ساتھ رہن اور گروی رکھا ہوا ہے حتی کہ عقیقہ کر کے اسے آزاد کرایا جائے.

اوراس کے فوائد میں یہ بھی شامل ہے :

یہ فدیہ ہے جو بچے کا فدیہ دیا جاتا ہے.جس طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں بینڈھا دیا تھا" انتہی.

دیکھیں : تحفۃ المودود صفحہ (69).

عقیقہ کا سب سے بہترین اور افضل وقت ولادت کے ساتویں روز ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی اور رہن رکھا ہوا ہے، اس کی جانب سے ساتویں روز ذبح کیا اور اس مونڈا جائے، اور نام رکھا جائے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2838) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اوراگر ساتویں روز سے تاخیر بھی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جب بھی مسلمان عقیقہ کرنے کی استطاعت رکھے تو اسے عقیقہ کرنا چاہیے.

واللہ اعلم.